نقش آغاز بسم اللہ الرحمن الرحیم مولانا راشد الحق سمیع

اسلام کی بیٹی ڈاکٹر عافیہ صدیقی کو امریکی عدالت کی جانب سے متعصّبانہ وظالمانہ سزا

عالمی استعمار اور انسانی حقوق کے نام نہاد ''علمبردار'' امریکہ کی عدالت نے گزشتہ دنوں ایک پاکستانی بے گناہ، معصوم، انتہائی مجبور ونحیف اور تین بچوں کی ماں ڈاکٹر عافیہ صدیقی کو طویل تحقیقات، قید و بند اور ظالمانہ بدترین تشدد کے بعد 86 سال قید کی سزا سنائی ہے۔ اس مضحکہ خیز جرم کی پاداش میں کہ اس نے امریکن فورس کے ایجنٹوں سے بندوقیں چھین کر ان پر فائرنگ کی ہے اور اس کے القاعدہ کے ساتھ گہرے روابط رہے ہیں۔ یہ ساری فرضی کہانی، الزامات جھوٹ پروپیگنڈے اور اسلام دشمنی پر مبنی ہے۔ کہاں ایک تنہا انتہائی دبلی پتلی کمزور نہتی عورت اور کہاں امریکی فوج کے تین چار مسٹنڈے۔ اور پھر ان سے بندوقیں چھین کر ان پر فائرنگ کرنا...... کوئی بھی باشعور شخص اس فرضی کہانی کو ماننے کے لئے تیار نہیں۔ اس قدر احمقانہ الزامات کی بنیاد پر امریکی عدالت نے اتنی طویل سزا کا فیصلہ دے کر اسلام اور پاکستان کے خلاف اپنے اندرونی تعصب، بدنیتی اور سامراجی ذہنیت کا واضح ثبوت دیا ہے۔ اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ جو ذہنیت صدر بش، اوبامہ، امریکی فوجیوں کی ہے وہی امریکن عدالتوں کے ججوں کی بھی ہے۔ اس فیصلے پر خود امریکی عوام نے بھی ناخوشگواری کا اظہار کیا ہے اور خصوصاً پاکستانی عوام میں تو امریکہ کے خلاف نفرت اور غم وغصہ کی انتہائی شدید لہر دوڑ گئی ہے۔ حکمرانوں کے ماسوا خیبر سے لے کر کراچی تک تمام پاکستان سراپا احتجاج بن گیا ہے۔ لیکن حکومت پاکستان ٹس سے مس نہیں ہو رہی۔ وہ اسی طرح امریکی اتحاد کی دُم چھلا بنی ہوئی ہے اور آئے روز پاکستانیوں اور مجاہدین کو پکڑ پکڑ کر امریکی آقا کی چوکھٹ پر قربان کرانے کیلئے امریکہ بھجوا رہی ہے۔ اب تک سینکڑوں پاکستانیوں کو حکومت پاکستان امریکی عقوبت خانوں کیلئے روانہ کرا چکی ہے۔ جواب میں ایک ڈاکٹر عافیہ کی واپسی کے پاکستانی مطالبے امریکہ رعونیت کے ساتھ مسترد کر چکا ہے۔ دراصل غداروں، منافقوں پر مبنی حکمران ٹولے کی حقیقت امریکی سرکار کو خوب معلوم ہے کہ اگر سارے پاکستانیوں کو بھی امریکہ قید میں ڈال لے تو تب بھی پاکستانی حکمران اس پر کوئی سنجیدہ احتجاج یا موثر کارروائی کرنے والے نہیں یہ امریکی ڈالروں پر پلنے والے اور امریکن گرین کارڈز ہولڈر حکمران کہاں امریکہ کو آنکھیں دکھا سکتے ہیں؟ ان کی سیاسی پیدائش کے عمل سے لے کر حکمرانی کے مسندوں پر براجمان